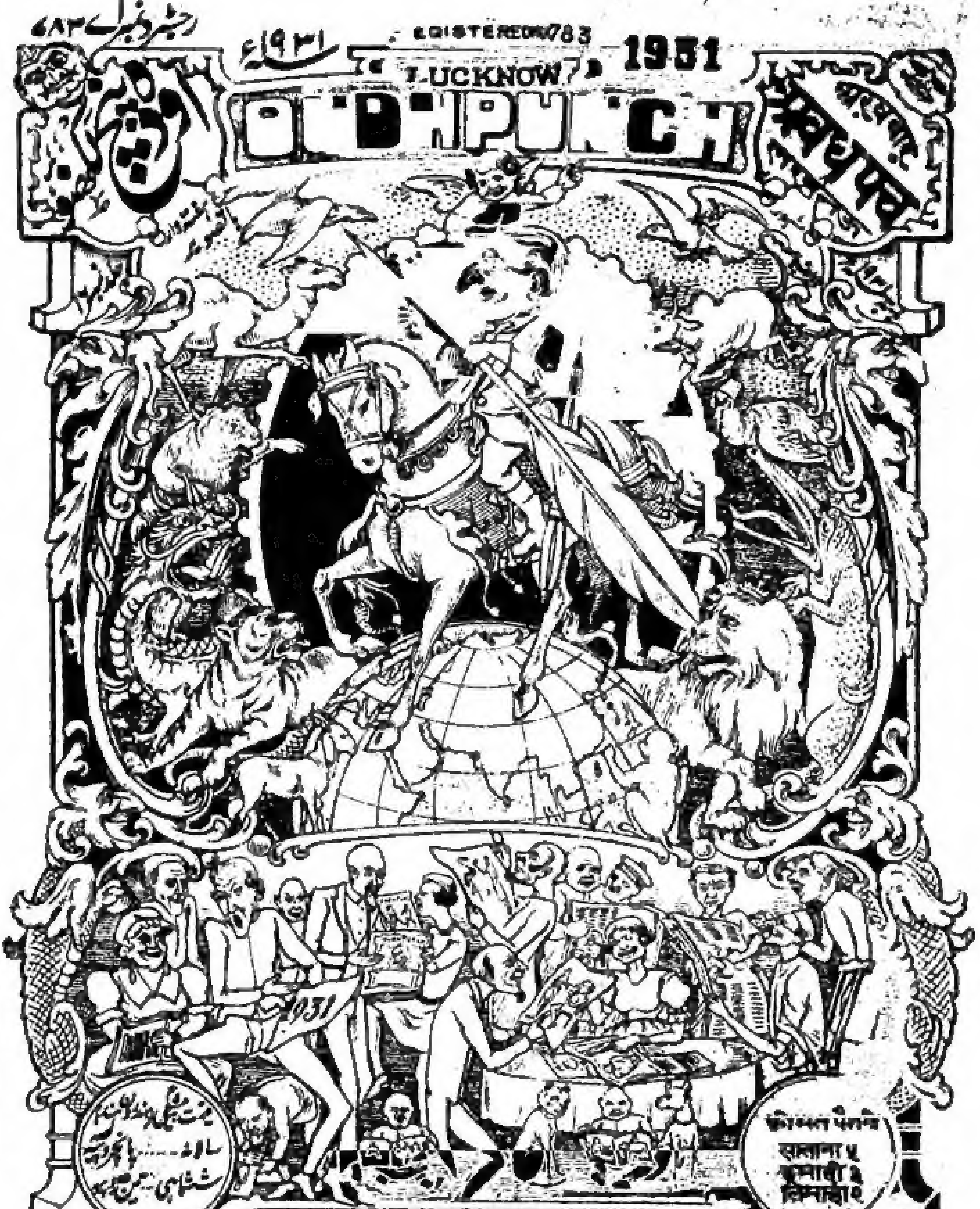


رجسٹرڈ نمبر ۷۸۳
REGISTERED No. 783
۱۹۳۱ء
1931
LUCKNOW
OUDH PUNCH
اودھ پنچ
1931
M.B. Khan Artist Lucknow

سیاحتِ ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی کا منظوم سفرنامہ عراق عجیب دلچسپ نظم ہے جس میں احمد خاوری کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھایئے قیمت فی جلد ۱۲ ٹکٹ بھیجیے وی پی اور منی آرڈر کا محصول علاوہ ہے۔

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ بابت ۱۹۲۹ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں۔ یہ مجلدات ذخائر علم و ادب و ظرافت و سیاست سے مالا مال ہیں۔ ہر کتب خانے میں محفوظ رہنے چاہئیں۔ اسی طرح کے دیگر سنین ماضیہ کے بھی مکمل فائل برائے فروخت موجود ہیں فرمائش بھیجیے۔ قیمت فی جلد سے اودھ پنچ بہر حال عزیز ہے۔ جس کا اشتہار دینے کے لائق سمجھا ہے

منیجر

سوراجیہ آپ کے لیے بیکار ہے

اگر آپ بیکار ہیں اور ترقی کرنے کی غرض نہیں رکھتے تو یہاں ترقی حاصل ہونے کی کوئی شکل نہیں ہے۔ جس طرح سوراج لینے والے اپنے آدمیوں کو استعمال کر کے چستی خون اور منی کی خرابی دل کی دھڑکن، احتلام اور ہر قسم کی کمزوری سے نجات حاصل کریں اور سوراج کا مزہ چکھنے کے لیے تیار ہو جائیں۔ قیمت فی شیشی ۲۴ گولی عہ ۲ شیشی عہ ۲ روپیہ محصول ڈاک علاوہ۔ تفصیل کے لیے فہرست مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں جنرل کی خبریں نہیں ہوتیں۔ نہ بیہودہ جھگڑے نہیں ہوتے۔ یہ نہ تو مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل تحقیق نسخہ ہنسانا ہے۔ دوسرے اخبار بھی اس کی تقلید کرتے ہیں اور اگرچہ ابھی اودھ پنچ صرف ذہنی ضیافت پر قائم ہے لیکن ضرورت سے بہت زیادہ ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر غور نہ کیجیے۔ نہ پرچے کی کمی پر۔ بلکہ اس کو پڑھنا ہے۔ اس لیے کہ اودھ پنچ میں بعض ایسے افادات کی جدت رائے کی سماعت ہو گی۔ سہارت کے لحاظ سے صحیح نتائج و واقعات اور بنیادی اصلاحات، اخلاقی و سیاسی فساد پر نظر کیجیے انشاء اللہ سال بھر کے بعد آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر ریزے ملیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

— (قواعد و ضوابط) —

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) کرایہ شاگردان مدارس کے ساتھ شرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (عہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ رعایت ضروری شرط ہے۔

(۳) طالبان عفت اگر ہنسی کے سبب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو ان کو لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرائیں۔ حاکم وقت نہیں تو تنگدستی کو شغل سے فائدہ اٹھائیں نہ سبب یا نادار ہی یا تنگی کا وہ سے دیا خلاف حمیت ہے۔

(۴) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ دوسرے صاحب فلاں ہیں۔ یہاں سے ہم ہر ہفتہ دو پرچے بھیجتے ہیں اور دو ستر کا زمانہ ہو چکا ہے لیکن مشاہدہ یہ ہے کہ ہر شہری کی شکایت کے بعد ہم اپنے جاننے والے کی تحریر کا نام ضرور آتا ہے اس لیے کاپی کے ساتھ ہر ہفتہ کے خریداروں کے دو کاپی کا نام ایسا ہے کہ نیاز مند خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کم ہو گئے کی بابت شکایت کا علاج ہی ہے کہ گمشدہ نمبر دوبارہ طلب کیا جائے۔ ہر چھپے ہوئے شمارے سے جو غرض ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں تاکہ عرض کرنا مقصود نہیں ہے لہٰذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۵) وہ مضامین اودھ پنچ کی اشاعت کے لائق نہیں ہیں اور علاج نہ ہوں گے وہ ضائع ہوں گے اور ان کی واپسی کی ذمہ داری نہیں ہے۔

(۶) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک طرف لکھے جائیں۔ نہ مضمون نگار حسب حیثیت معاوضہ کے حقدار ہوں گے۔

نوٹ: جو حضرات خریدار ہیں انہیں خط و کتابت اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے ورنہ تعمیل میں دیر ہوا کرتی ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۲ — نمبر ۳۷

مضامین

۱۴ر اکتوبر ۱۹۳۱ء

اسیر زلفِ سیاہ

(ترجمہ از انگلش)

جیسی شروعتی کا تو یہ خیال ہے کہ اگر وہ تمام عورتیں جو نظمیں لکھا کرتی ہیں تا جان سے ملا دیے جائیں تو پھر دنیا کی آدھی جو نظمیں لکھی جاتی ہیں وہ کلیۃً بند ہو جائیں اور ہم سب بڑی عافیت سے رہیں۔

میں میری خدا۔ تو میرے اور ان کے مزاج میں زمین آسمان کا فرق ہے میرا مطلب یہ ہے کہ مثلاً اگر کوئی لڑکی کسی درزی کے اشتہارات کی مدد سے فیشن ایبل لڑکوں کی صورت شکل بنائے تو مجھے چنداں اعتراض نہیں ہے لیکن میری نند اس طرح کی ہیں کہ ان کا سارا وقت اصطبل اور کتا گھر کے درمیان صرف ہوتا ہے۔ اور غریب کو اتنا موقع نہیں ملتا کہ وہ اپنے کپڑوں کو پریس میں دبا کے ان کی شکن مٹالیں۔ میں اگر کوشش کرتی ہوں کہ میں سب کو اچھا سمجھوں اور یہ بھی مانتی ہوں کہ یہ ایک لڑکی میں بہت بڑی صفت ہے اور بہت بڑی بدقسمتی ہے کہ وہ مچھلیوں کتوں کی گولیاں مارنے کے لیے انھیں جنگلی رہنے اور خود اپنے متعلق مطلق کچھ ذکر ہے۔ پھر اتنا ضرور کہوں گی کہ وہ ہم انسانوں پر بھی اتنی عنایت کرسکتی ہیں کہ بھی ملاقات کریں میں آنے سے پہلے عطر سینٹ وغیرہ لگالیا کریں تو کچھ حرج نہیں۔ اسلیے مجھے اپنے دل پر زور دینا پڑا اگر میں کسی نہ کسی تدبیر سے اپنے میاں کو نیو یارک آنکے رہنے پر مجبور کرسکوں۔ جیسے ہی میں نے اپنے دماغ سے کام لیا تو مجھے یہ معلوم ہوا کہ فضول فلسفیانہ میں انکے قیام کی خواہش کا اصل سبب یہ ہے کہ جب تک وہ وہاں رہتے ہیں وہ بڑے آدمی رہتے ہیں نیو یارک میں آتے ہی وہ کسی نہج سے غیر معمولی نہیں رہ جاتے نیو یارک میں شہرت حاصل کرنے کے لیے لوگوں کو یا ڈورو تھی کان صاحب کی طرح ہونا چاہیے جو تربیت کے سب سے بڑے حامی ہیں یا ان مصلحین کی طرح جو آرٹ کے سب سے بڑے مخالف ہیں میرا مطلب یہ ہے کہ

خلاف گفتگو کرتا ہے۔ مگر ان کی اس گفتگو سے کوئی بھی بداخلاقیوں سے تو بچ کر رہا ہو لگاؤ نہیں رکھتا اسلیے کہ اس طرح کی گفتگو سننا وہی لوگ پسند کرتے ہیں جن کی اخلاقی حالت خود اچھی ہوتی ہے اور صرف خوبیوں کا ذکر بار بار سننا چاہتے ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ وہ تمام اخلاقی خطرے جو میرے میاں اپنے ذہن پر زور دے کر سوچ سوچ کے پیدا کرتے ہیں وہ فلیڈ لفیا کے رہنے والوں کے لیے ممکن ہے کہ اہم اور قابل توجہ ہوں مگر نیو یارک کے لیے ان میں مطلقاً جدت نہیں ہوتی۔

دیہاتوں اور قصبوں کے رہنے والوں کے لیے یہ بات آسانی سے ممکن ہے کہ وہ جب نیو یارک آکے رہیں شہرت کا قائم ہو جانا محسوس کریں تو وہ میرے خاندان سے ہوں۔ کھیلنے کود اور ناچ کے کلب گھروں کی کسی خبر پر بہت سا روپیہ صرف کرکے اچھی خاصی شہرت حاصل کرلیں بس کسی قدر روپیہ کے خرچ کی ضرورت ہے اسکے بعد تو ہر شخص ان کلب گھروں کی بڑی سی بڑی عورت کو اسکے نام سے پکارسکتا ہے اور نیو یارک میں عزت و وقعت حاصل کرسکتا ہے لیکن میرے میاں کو اس طرح کی کلب گھر والی شہرت پسند نہیں ہے۔ البتہ اگر وہ ان مقامات پر جائینگے اور لوگوں کو خوش ہوتے دیکھینگے تو انکے لیے پیش پیش ہونے کا موقع صرف اسی میں نکل سکے گا کہ وہاں مقامات کو بند کرادیں۔

اسلیے مجھے انھیں نیو یارک میں بڑا آدمی بنانے کا سب سے بہتر ذریعہ یہ ہے کہ میں انھیں وہاں کی انجمنوں کا ممبر بنا دوں میں نے اسی لیے اپنا ایک سرمو دست کو جو نیو یارک میں خاص شہرت رکھتے ہیں اور قریب قریب ساری انجمنوں کے ممبر بھی ایک خط لکھا اور ان سے درخواست کی کہ وہ کسی طرح میرے میاں کے نام مختلف انجمنوں سے خطوط بھجوا دیں اور ان خطوط



میری نند میں اور مجھ میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

کان صاحب ہمیشہ کوئی نیا کھیل شروع کرکے سب سے پیش پیش ہو سکتے ہیں اور بعض اس کھیل کو منع کرکے اپنے کو مشہور کرا سکتا ہے مگر ان میں اتنی سمجھ نہیں ہے کہ وہ کوئی نئی چیز خود سے شروع کرسکیں۔ اور کسی چیز کی مخالفت کے لیے ذہانت کی مطلق ضرورت نہیں پھر بھی نیو یارک میں اس طرح کے لوگ کی کثرت ہے اور مقابلہ بہت زیادہ سخت ہے۔ وہ جو کام دماغی طور پر کرسکتے ہیں وہ جاکر قید

میں اس خواہش کا اظہار ہو کہ وہ نیویارک آ کے ان انجمنوں کے ممبر بن جائیں۔ ان مہربان منتظمین کے پاس قریب قریب تمام انجمنوں کے خطوط آ گئے تھے۔ جب ان کو یہ خطوط ملے تو وہ بے حد خوش ہوئیں کہ ان کی شہرت نیویارک تک پہنچ گئی ہے۔ انھوں نے جلدی سے یہ طے کر لیا کہ وہ نیویارک جا کے ان تمام انجمنوں کی ممبری قبول کر لیں گی جنھوں نے ان کے پاس خطوط بھیجے تھے۔ انھیں مجھے بھی ساتھ لانا ہی پڑا۔ جب میں گھر کے تمام جھگڑوں سے چھوٹ کے نیویارک کے ہوٹل میں پہنچی تو مجھے قریب قریب یقین ہو گیا کہ میں نے اطمینان کی سانس لی تھی!۔

نیویارک میں جس دن ہم لوگ پہنچے اسی شام کو ان کی بہت شاندار دعوت تھی وہاں ان سے ایک [illegible] سے ملاقات ہوئی جو [illegible] قابل [illegible] ہو کہ وہ ایک [illegible] آدمی ہے۔ وہ [illegible] گزشتہ [illegible] سے ملاقات ہوئی جو [illegible] خیال کے [illegible] ہو [illegible] اس طرح کی آواز پیدا ہو جاتا ہے جیسے کہ وہ [illegible] مشاہیر [illegible] سے ملاقات ہوئی [illegible] سارا وقت گھڑیوں کے نظارے میں صرف کرتا ہے اور ان کی ہر حرکت اور ہر خیال کو لکھ لیتا ہے۔ ان مشاہیر سے مل کے جو نئی نیویارک میں آئی تھیں ان کے ہاں بھی نئے نئے خیالات پیدا ہو گئے گویا ان کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس لیے کہ ان لوگوں سے گفتگو کرنے کے بعد میری [illegible] کو محسوس ہوا کہ تعجب ہوا کہ وہ خود بھی ان مشاہیر کی طرح ہیں لیکن یہ ان تمام لوگوں کی حالت ہوتی ہے جو نیویارک آنے کے متعلق غلط خیالات رکھتے ہیں۔ اس لیے کہ کوئی شخص کتنا ہی کند ذہن کیوں نہ ہو مگر جب وہ نیویارک کے بڑے سے بڑے آدمی سے ملتا ہے تو اسے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ان لوگوں کے دماغ میں کوئی خاص بات نہیں ہے۔

بہر حال جب وہ دعوت سے واپس آئے تو میں ان کے بستر [illegible] کمرے میں اپنے [illegible] کر کے [illegible] کے پاؤں چل گئی اور میں نے

[illegible] باقاعدہ [illegible] صاحبہ وہ بھی یا کہ ہم اب نیویارک ہی میں رہیں گے جہاں ہماری ذہانت کی [illegible] دنیا [illegible] ہو جائے گی۔

اسی بنا پر میں نے ان کو انجمن کتاب ماہ کی ممبری کا بھی چندہ دے دیا۔ یہ انجمن اپنے ممبروں کو یہ بتاتی ہے کہ کس تصنیف کو سب سے زیادہ پڑھنے کے لیے یہ کون سی کتاب اس مہینے میں پڑھنا چاہیے۔ اس انجمن کا یہ کام بھی عجیب و غریب اہمیت رکھتا ہے اس لیے کہ وہ ہر مہینے میں پچاس ہزار سے زیادہ آدمیوں سے ایک ہی کتاب پڑھوا لیتی ہے۔

جب چار [illegible] ختم ہو گیا تو ہم نے پارک ایونیو میں سب سے زیادہ [illegible] کمرے لیے اور میں نے اسے قدیم سے قدیم فرنیچر سے سجایا۔ جو سامان میز کرسیاں تصویریں اطالیہ قدیم کی تھیں۔ مجھے اب اپنے اوپر خود ہنسی آتی ہے اس لیے کہ میں پہلے یہ سوچا کرتی تھی کہ جب میں اپنا مکان آراستہ کروں گی تو اس کے [illegible] حصے کر [illegible] سامان [illegible] کی چیزوں کی لیکن جب کوئی جدید آرٹ سے [illegible] ہو جاتی ہے تو وہ پھر بجز پرانی [illegible] کے اور کسی چیز کو پسند ہی نہیں کرتی۔ اس لیے میں [illegible] کے اب اطالیہ کا اتنا پرانا زر بفت پہنتی ہوں کہ اس کا رنگ بھی اڑ گیا ہے اور اس میں دھبے بھی پڑ گئے ہیں۔ مگر شان اسی میں ہے اور آرٹ کے پرستاروں کے لیے یہی دنیا ہے۔

جب ہم نے [illegible] چھوٹے بیٹے کے لیے کمرہ سجایا تو اسکے لیے بھی ایک [illegible] صدی کا [illegible] کا [illegible] میں [illegible] اس چھوٹے کو دیکھ کے [illegible] کہ جس شخص نے مجھے کو بتایا ہے اس کا خیال [illegible] ہو گا کہ [illegible] اگر خدا نخواستہ مر جائے تو [illegible] کا بھی کام [illegible] کہ [illegible] اس [illegible] میں [illegible] گا۔ [illegible] ہی [illegible] میں [illegible] ہی نہیں ہیں۔ اس لیے کہ یہ بات [illegible]

کہ [illegible] ایک [illegible] کہ وہ [illegible] وہ [illegible] ساتھ ہی [illegible] میں ہم بہت زیادہ افسردہ ہو گئے پائیں۔

ان [illegible] آ [illegible] جب [illegible] چار [illegible] ساتھ میں [illegible] دن ہوٹل میں [illegible] تھی۔ [illegible] کے بعد میں کو کچھ چیزیں خریدنے جانا تھا [illegible] کے بعد وہ چار کو ایک جگہ [illegible] تھیں۔ انھوں نے مجھ سے کہا [illegible] ساتھ چلنے کے لیے کہا تھا میں چیزیں خریدنے کے [illegible] میں دو دکان [illegible] اور میں [illegible] جانا [illegible] زیادہ پسند کرتی ہوں لیکن مجھے یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ میرے یہ کہیں جانا مناسب نہیں ہے [illegible] مگر واپس چلی آئی [illegible] سے پہر کو جب لوگوں نے [illegible] کہ میری [illegible] باتیں [illegible] مجھ سے [illegible] کو [illegible] کا [illegible] گیا۔

[illegible] میں [illegible] ٹیلیفون کے ذریعہ اطلاع کر دیا [illegible] یہ [illegible] چار پارٹی کی [illegible] مجھے مبارکباد دینے کے لیے آنے کے واسطے تیار ہو گئی۔ اس لیے کہ ہر دوست کے دل پر اس خبر کا [illegible] کی [illegible] ایک [illegible] بیل [illegible] اور [illegible] میں [illegible] ہم [illegible] اسی کمرہ میں ایک چھوٹی سی پارٹی [illegible] کی [illegible] خوشی میں [illegible] آ [illegible] اور مجھے [illegible] کرنا [illegible] کھانے کی [illegible] چیزیں [illegible] سخت [illegible] لوگوں سے [illegible] ان کے [illegible] شخص [illegible]

[illegible] اور [illegible] مجھے [illegible] کا [illegible] مل گیا [illegible] ایک [illegible]

سہارنپوری دہلوی کی گھر کی بات کا مقابلہ

(گزشتہ سے پیوستہ)

دہلوی۔ سہارنپور میں علاوہ چودھریوں کے کوئی نامی گرامی پیشہ کر کے لاکھ پتی ہو گئے ہیں وہ کون لوگ ہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ایک سوداگر کے گھرانے میں پچاس برس کا غلام ہے اور اپنے کام میں ہوشیار ہے۔

سہارنپوری۔ اس میں زردار اور اس کے لڑکے کو جانتے ہوں اللہ داد خاں [illegible] ہے اور ساتھ کے لڑکے کو بھی ہیں بچپن سے [illegible] ہیں۔ اب تک تو کسی وقت میں ہے ان کے آگے کا احوال [illegible] اللہ داد خاں کے پاس دو گھوڑا گاڑیاں ہیں۔ تین چار سو روپیہ روز کی بکری ہے۔ اور اسکا ٹھیکہ [illegible] سو روپیہ روز کا کاروبار ہے۔ اللہ داد خاں کے پاس ایک اپنا گھر کا گھر ہے ہو سکتا ہے وہ تین ہزار روپے بنک میں ہیں بس تو بھی ایک اس کا لڑکا ہے جو اس کی [illegible] بھائی سے بڑی ہے اسکا بیاہ ہو چکا ہے اب جو کچھ ہے اسی لڑکے کا ہے دیکھو وہ لوگ پہاڑ کے بھی اچھے ہیں مگر یار ہیں چھوڑا ادار ہیں۔

دہلوی۔ چڑوا دار کیا ہوتے ہیں؟

سہارنپوری۔ وہ لوگ تو پہلے آپ کو خالص پٹھان کہتے ہیں۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ بادشاہی زمانہ میں شاہی نان ایک زمانہ چودھری کی خدمت تھی یعنی بار رکھا ہوں سے پیچھے سوار چل [illegible] یا کرتے تھے۔ لوگوں نے چڑوادار چڑوادار کر لیا۔ جس سے لوگ اب یہ سمجھیں ہیں کہ [illegible] وغیرہ کو چارہ کھلایا کرتے تھے۔

دہلوی۔ بھائی [illegible]۔ میرے کے یاں ذات پات کوئی نہیں پوچھتا۔ بھلا انس ہو اللہ دیا ہو والا یاکا بات ہو جلدی اچھی طرح کھا پی لے۔ اب دیکھئے میرے ساتھ [illegible] میں اور سید نصیر الدین جب ہم کی چل [illegible] اچھی [illegible] گئے ہے یہ میرے ایک [illegible] ہے وقت [illegible] ہے ہم سے تم سے [illegible]

تیوری خاندان سے ہیں میری جورو بھی سلطانی ہے اللہ کا شکر ہے میری حالت بھی اچھی ہے کسی کا محتاج نہیں۔ جورو کو پانچ روپیہ جیب خرچ ملتا ہے۔

سہارنپوری۔ پھر کیا ہے اللہ کا نام لے کر [illegible] کرو۔ [illegible] سے بھی دو چار [illegible] کے لائق ہیں۔

دہلوی۔ ہمارے بچے لڑکے لڑکیاں ہیں۔ کیا تم سہارنپور کے چاول کی بھرتی کا کام کرتے ہو یا کچھ اور کاروبار ہے۔

سہارنپوری۔ بھیا تم سے ملاقات ہوئے کئی برس ہو گئے۔ شاید تمہیں یاد ہو گا میں نواب ...... نام یاد نہیں آتا چاول لیتے گیا تھا جب ملاقات ہوئی تھی اس کے بعد میں نے چاول کا کام چھوڑ دیا ہے بڑی ذمہ داری کا کام ہے اور نفع بہت کم۔ اب تو زمانہ ہے کہ ایک کام سے پیٹ نہیں بھرتا۔ میں تو اب پھلوں ترکاریوں کا کام کرتا ہوں فصل پر آم۔ امرود آڑو ناشپاتی بیر کے باغوں کی بہار لیتا ہوں ترکاری اور بڑے لوگوں کے کھیت ٹکڑے کے ٹکڑے مول لے لیتا ہوں مولی۔ گاجر۔ مرچ شکرقندی اور شلغم کو بیچ ڈالتا ہوں اس میں گنجائش بہت ہے۔ [illegible] کھیت بہت ہیں اور سہارنپور کی یہ چیزیں بہت مشہور ہیں۔ باقی رہا نفع سب کا تو کچھ ساتھ لگا ہوا ہے۔ شکر ہے اللہ میاں گزارہ کیے جاتے ہیں۔ دولت کی جھنجھٹ تھی۔ ایک لونڈی ایک لونڈا ہے لونڈی کو بیاہ دیا۔ لونڈا میرے شامل ہے۔ کام چلاؤ کچھ انگریزی پڑھ لی ہے حساب کتاب گاؤں سے لین دین۔ مال کی روانگی اپنی سلطنت وہ آپ کرتا ہے کسی کی محتاجی نہیں اس سے بڑی مدد ملتی ہے۔

دہلوی۔ ہاں۔ جب تم دلی چاول لے کر آتے تھے [illegible] کے ہاں گئے تھے جو [illegible] کی فصل کے لئے [illegible] دروازہ [illegible] سے [illegible] ہے۔ [illegible] کے شادی کے جلوس میں ہم تم ایک ہی جگہ بیٹھے وہ [illegible] جہاں [illegible] کا [illegible] سے [illegible] یاد تھا [illegible] رہا تھا۔ [illegible]

سمن لغرض انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ [illegible]

بعدالت [illegible] صاحب آنریری منصف [illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم (انگریزی)

سمن لغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر [illegible]

بعدالت [illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم (انگریزی)

[illegible]

قریب قریب لگائے جب تختہ تھا اور وہ لطف ہو رہے کہ سنگ تھا تھا تو کم عمر گردوں نے تو غضب ڈھا دیا۔

رعی تا جتا اور تیں میں اب سے وقت میں ہم کو کس کیا طرفوں زندہ کر کر کے تھا پاپ ہے اپنا شہر یا سہارے

رئیس اور مشغل میں باشوخ سن رہے تھے گرم کر زادی تھی۔ وہ ہی چند نشاں بیٹھے پیچھا ہوں گا کہ

اطلاع آ گیا۔ یعنی یہ جو موقع اوقات میں اٹھنے کو ہی نہ چپتا تھا۔ اور پھر جب اگلے دن تماشا ہیں گیا تو

معلوم ہوا کہ وہی وحشت انگیں پریس سے تم چلے گئے۔

اچھا تو اب میں جا رہا ہوں۔ لوٹے کو جو تیاں پرانی جب پرسوں کو پھر لوں گا۔ یہ سمن دو سہا خرچ

کی سیل بھی کرا دینا۔ (باقی آئندہ)

خواجہ محمد باقر حسن سہارنپوری

سفر غریب

نمبر (۱)

سلام پنچ تسلیم۔ نہیں بلکہ تسلیم و رضا قبول ہو تم شامت اعمال کہ بیٹھے بٹھائے سفر کی سوجھی سفر بھی

کس مقام کا؟ بمبئی اور حیدر آباد دکن کا۔ جیسا تھا

کہا ایک نقش پا اور ایک سفر سے

بس دل شکستہ ایم ز آسودہ خاطرے

یارب کی ماتمت ہے آثار کس مباد

خیر جناب چل کھڑے ہوئے۔ لکھنؤ سے جھانسی تک آرام سے کھل سر تھے پاتے چلے گئے صبح ہوئے جھانسی میں اترے اور ذرا سا ناشتہ تا بھی گئے ہوٹل کے

دالشاں ان سے کرایا پر لوٹا لیا اور تھوڑی یعنی پیشاب کے لیے مستراح یعنی جائے ضرور کی جانب جو کر سکے

اور فرسٹ کلاس کے مسافروں کے لیے عارضی اقامت گاہ یعنی ویٹنگ روم سے متصل ہے جا کیا۔

یہ دو کوٹھریاں ہیں ایک اول درجے کے لیے اور دوسرا

دوسرے درجے کے مسافروں کے لیے۔

سکر وہ کو دیکھا اس کے اعتبار سے اتنا پاچا؟

کہ ان میں سے کوئی مسافروں کے لیے بیٹھ بلکہ جو رہے۔ ان میں اس سے سقیفہ ہوتے تھے

مسافر بیٹھے ہم کنگنا رہے تو سیٹ جناب اچھا

کے لیے وزیر وار خصوص، پانی، ایک تھا اور یہ

دوسرا فورم داخل۔ ہم لوٹا ہاتھ میں لیے بیٹھے کے

قرار کو ورشام و سے سے ہیں۔ اور یا پو صاحب

اپنے فقرے کی علامت خاص کالی ٹوپی اوڑھے ہوئے

ہوئے حرفوں سمیت اندر جلوہ فرما ہیں تھا بھی

جس سے چرٹ کا دھواں نکل کے باہر پھیل رہا ہے

اور یہ ہنگام آوازیں جو ہوٹل سے برآمد ہوتی

ہیں ظاہر کر رہی ہیں کہ کھانا بھی سب مشاغل سے فارغ

لے کر رہی ہے ترکا کہیں نہیں اکتا۔ دو تین

آدمی فراغت کر چکے اور ہم منتظر ہی رہے۔ (ا)

مفت! مفت!!



بالکل مفت!!

[illegible]

دستخط کمپنی دہلی اسپارک ان کمپنی [illegible]

سمن لغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۱۳۱ سنہ ۱۹۳۵ء

بعدالت خفیہ جناب سب جج صاحب بہادر [illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

مہر عدالت — دستخط حاکم بخط انگریزی

اطلاع نامہ حسب دفعہ ۲۰ ایکٹ ۱۸۸۵ء مالک مغربی شمالی

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]				۱۳۲	[illegible]
						۱۳۳	[illegible]
						۱۳۴	[illegible]
						۱۳۵	[illegible]

مہر عدالت — دستخط حاکم بخط انگریزی

مراسلات

[illegible]

اعلان

[illegible]

اطلاع نامہ بنام وارثان نسبت تعین تاریخ سماعت درخواست دیوالہ

[illegible]

مُہر عدالت — دستخط حاکم عہدہ انگریزی

وقت حاضری بدفتر ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (نمونہ عام)

[illegible]

مُہر عدالت — دستخط حاکم عہدہ انگریزی

وقت حاضری بدفتر ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

اطلاع نامہ بنام وارثان بہ تعین تاریخ سماعت درخواست دیوالہ

[illegible]

مُہر عدالت — دستخط حاکم عہدہ انگریزی

وقت حاضری بدفتر ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (نمونہ عام)

[illegible]

مُہر عدالت — دستخط حاکم عہدہ انگریزی

وقت حاضری بدفتر ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (نمونہ عام)

[illegible]

مُہر عدالت — دستخط حاکم عہدہ انگریزی

وقت حاضری بدفتر ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک


WEMBLEY
LONDON
TRADE MARK
تار کا پتہ
ٹیلی فون

جو کبھی خوب بیت الخلا میں عاشق تھا۔ لوگ کہتے تھے کہ عجب گندہ اور اکھوری شخص ہے جیسے گھر نہیں آتی معلوم ہوتا ہے کہ سفر ضمیں پر یا سبب کبھی داخل نہیں ہوئی ورنہ وہ کبھی بیت الخلا میں داخلی کیا جاتا ہی محبوب خیال کرتے جلتا جلوہ گاہ بلکہ وہ اس محبوب مطلوب کی سمت کو جس کا امکان گدی ہے غیروں کی مداخلت سے پاک ہونے کے [illegible] ہوتے۔

کئی مرتبہ یہی مداخلت ہوا کہ ؎

آئے بھی رنگ بیٹھے بھی اٹھ بھی کھڑے ہوئے
میں جا ہی ڈھونڈتا تری محفل میں رہ گیا

ہم جب آگے بڑھے ریلوے ملازم صاحب نے فرمایا "ٹھہریے"

کیوں؟

"ٹکٹ دکھائیے"

کیا یہ اسٹیشن کا پھاٹک یا گاڑی ہے؟

"نہیں، آپ فرسٹ کلاس کے مسافر ہیں یا سکنڈ؟" ٹکٹ تھا ایجن کی جیب میں، لاحول ولا قوۃ۔ اتفاق سے وہ قلی جس کی نگرانی میں سامان سفر تھا دیر تک کے باعث دوسرے قلی کی سپردگی میں سامان دے کے ہمیں ڈھونڈنے نکلا۔ اور یہاں آ گیا۔ اس نے گواہی دی کہ اس معشوق کے عشق کا حق ہمیں ہے اب انجناب کو آیا طیش مگر بیچارہ ملازم تو بلی سے جو کسر ہیں کبھی جاتا ہے وہ آ گیا۔ بابو صاحب بغیر وصل وصال معشوق چل دیے اور ہم نے باہر جلوہ نگاہ کھولا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ یہ ایک جنس معشوق ہے یعنی انگریزی کموڈ یا پاٹ اور ہندوستانی گڈی کے ازدواج کا معقول ذریعہ جائز ہے ایک تیسری شے وجود میں آئی ہے جس میں بقدر بچے ہیں ایک حصہ اٹھا ہے دوسرا گہرا ہے۔ اگلا حصہ آگے بڑھتا آگے گہرا ہے۔ آبدست لینے میں ہاتھ کی لپٹ اس کے اندرونی حصے کو بھی قابل طہارت حصہ جسم کے ساتھ ہے وجہ آلودگی ہو ناممکن ہے کہ جسم کی طہارت کے وقت ہاتھ کی پشت گڈی کے اس گندے حصے میں رگڑ نہ کھائے [illegible] کرے اس موجد پر جس نے

ہندوستانی اور انگریزی طریق طہارت کے بیچ فضا کا ایک درمیانی راہ نکالی ہے۔ اس اکڑوں بیٹھنا لازم ہے اسلیے کہ کرسی نما نشست غیر ممکن ہے اچھا اکڑوں بیٹھیے۔ ابھی اچھی طرح بیٹھنے نہ پائے تھے کہ ریل نے سیٹی دی۔ یہ معلوم تھا کہ ریل پانچ منٹ کے بعد روانہ ہوگی مگر مسافروں کا دل وسوسوں کا خزانہ ہوتا ہے۔ اٹھ کھڑے ہوئے گرچہ یا طہارت ریلوے کا احرام باندھا تھا۔ [illegible] صاحب کو [illegible] سپرد کیا اگرچہ انھوں نے زیر لب فرمایا۔ "کھڈے والے اہم کھاتے ہیں تو [illegible] ہے یہ ایک گھنٹا [illegible] ضروری ہیں نا"

دل جل کے نوش ہوگیا۔ یہاں تو فرصتی ہی نجاست گرانے کی بھی گنجائش نہیں اور یہ کمبخت کہتا ہے اہم کھاتے ہیں۔ قبض کی شکایت رہتی ہے۔ بزرگوں سے سنا تھا کہ مسافرت میں قبض ہی بہتر ہے۔ لوک سے گھونٹ پی کے خاموش ہو رہے۔

اب سنیے کہ سکنڈ کلاس میں ہمارے پانچ صاحب بہادر شراب کے نشے میں چور یورپین تہذیب کا نمونہ بنے ہوئے ہر ایک ہندوستانی کو گاڑی میں آنے سے روکتے تھے "آگے جاؤ"۔ ایک ہندوستانی جنٹلمین کوٹ پتلون کی وجہ سے اپنی ذات کو انہیں کی برادری میں خیال کرتے تھے اس زعم میں ہینڈل دبا کے گٹ پٹ کرکے اندر گھسنا چاہتے تھے کہ ناک پر ایک ڈنگ پڑ گیا۔ انجناب نے قلی سے کہا کہ بھائی تم ہمارا سامان سفر زنانے ڈبے میں رکھ دو ہم کو سر کٹانے لڑنے کا یارا نہیں۔ قلی نے تعمیل کی۔ اس گاڑی میں ایک ہی کمپارٹمنٹ انٹر کلاس کا تھا چونکہ مرد اور عورت کے درمیان نسبت تضاد کی لہذا یہ کمپارٹمنٹ درمیان مردان (حصہ دوم زنانہ) (حصہ مردان) اور حصہ سوم کے مابین ایک درمیان یا حصہ مشترک تھا کوئی ریلوے کے کسی بزرگ اپنے اہل و عیال سمیت دہلی سے بمبئی تفریح لیے جا رہے تھے۔ ہونگے کوئی کلرک وارک مگر پاس ملا تھا سیکنڈ درجے کا اور سفر کر رہے تھے درمیانہ درجے میں۔ دوسرے آپ کے تھے چار بچے اور وہ [illegible] قریب

ستر تھیں۔ جوانوں پر اسباب لدا تھا اور ہر بنچ پر بچھونا بچھا کے پنڈلی پاؤں کو ٹٹایا تھا مگر یا میراث ہو رہی ہے پوری گاڑی حاصل ہوئی تھی ایک شخص کے عزیز بھی سامنے کی بنچ پہ سوار تھے قلی نے اسباب مچان پر رکھا۔ مزدوری لی۔ سلام کرکے چلتا ہوا۔ ہم اس انتظار میں کھڑے رہے کہ سونے والے بیدار ہولیں تو ہم بھی بیٹھنے کے لیے جگہ نکالیں مگر شخص جاگتے ہو سوتے جگانے سے کیا حاصل۔ کمبخت آنکھ کھول کے ہمیں دیکھتا اور پھر مصنوعی خراٹے لینے لگتا۔ خدا کی مہربانی کہ ایک طفل دو سالہ جو پوری بنچ کا مالک تھا چلایا اور رو دیا۔ کلرک صاحب مجبوراً اٹھے لڑکے کو اٹھایا۔ سکے اٹھتے ہی [illegible] بیدار ہوا یعنی وہ بو سے بد بلند ہوئی کہ دماغ چکرا گیا۔ [illegible] کلرک صاحب کو بھی خوشبودار [illegible] نکالی آئی۔ جی نے کہا کہ اس نمائشگاہ سے تو صاحب لوگوں کے گٹ اچھے۔ بیٹھنے نہ پائے تھے کہ گاڑی کے رینگنے کا عالم ہے چہ کنم [illegible] کہ نالم [illegible] بے بال [illegible] آپ کا نام [illegible] سے سگریٹ کو طلاق دے چکا ہے لکھنؤ میں ایک شخص نے ایک سگریٹ کا شیاف بعض بطور اکرام و تواضع عنایت کیا تھا جب سے نکالا [illegible] جیب میں دیا سلائی مل گئی اور کھینچ کے سگریٹ میں لگائی دنیا میں دھواں [illegible] ساختہ پھر کلرک کا [illegible] زائل ہوا۔

جناب کلرک صاحب کی حالت اس وقت عجیب و غریب تھی۔ زبان فصاحت بیان پر ایسے عمدہ الفاظ جاری تھے جنھوں نے انجناب کے گوشہ مبارک کو حیدرآباد دکن کی پہاڑی بنا دیا۔ شاخ ہیں بڑے بڑے پتھر [illegible] گئے۔ ان پہاڑیوں کا تذکرہ آئندہ مفصل آئے گا۔

جو الفاظ سمجھ میں آئیں ان کی نقل دشوار ہے مگر حروف ترکیبی یاد ہیں۔ مثلاً [illegible] حروف صحیح اور باقی حروف علت۔ تمام الفاظ انھیں حروف کی صحیح [illegible] اور [illegible] سمجھے جائیں۔

— اگر [illegible]

واضح رہے کہ وہ نشستگاہ اس غرض سے خالی نہیں صاحب ہمارے بیٹھنے کے قابل نہ تھی۔ ہم کو کھڑے رہے۔ کچھ غرض تھی جو ہمیں بیٹھ جانے کی اجازت دینا۔ جب کسی کو توفیق نہ ہوئی تو کلرک صاحب کے بستر کو نصف کے قریب سمیٹ کے ہم نے اپنا بستر بچھایا اور بیٹھے۔ کلرک صاحب نے اپنے بچوں (صاحبزادے) کو دنیائی گاڑی پر بچھایا۔ ان کی گاڑی میں بھی سلسلہ اسی طرح سے ... کی کھڑکیوں پہ بچوں کی گھڑ گھڑاہٹ پہ غالباً بھی تھیں۔ بچوں کا اور ... لاجسٹی گاڑی میں بھی جاری تھا کہ حضرت جیتے تھے کہ ہم شانی ہاتھ لمبا کرتے تھیں ادھر کا بچہ ادھر۔ اور ادھر کا ادھر۔ اس تعاقب سے معلوم ہوا کہ چھتے صاحبزادے کلرک صاحب کے ساتھ ہیں اس سے زیادہ زنانی گاڑی میں ہیں۔

بچوں سے واہیات کا سلسلہ الگ اور دوسرے عزیز سے سیاسیات کا سلسلہ جدا۔ آخر کار ایکڑی ٹیکلوی معاملہ کا نہ سے مسلوب مسلمان تو سمجھ میں آیا۔ پانی بیچ۔ دال موٹھ۔ ریبڑی۔ گرم دودھ کا کلھڑ۔ کچھ وہاں ہر اسٹیشن پر موجود۔ لہذا جبڑے کو ان حضرات کے کسی وقت آرام نہیں دیکھا۔

کئی اسٹیشن گزر جانے کے بعد ہم نے چاہا کہ آرام کریں ہم نشیں صاحب نے جو دیکھا کہ ہم نے پاؤں پھیلائے تو انھوں نے بھی اس غرض سے کہ جگہ پر جا لگے اختیار انکا نہیں ہے کہیں آ سکا کوئی جوڑ ہمارے قبضہ ناجائز میں نہ ہو جائے۔ پیر پاپوش اس قدر دوست بستر پھیلا دیئے۔ ہم نے بھی تقلید نہ کی۔ اس نے بھی جلد کے ہمارے قدم لیے۔ اب پاؤں میں لڑائی شروع ہوئی۔ کبھی ہم غالب کبھی وہ جنگ نہایت سخت تھی۔ بس بقول لوسیین کے ... سردے کا گدگداؤ۔ میاں جانے یا پاؤں۔ آخر ہم کو شکست ماننا پڑی۔ اٹھے اور جان کے بستر اٹھا کے اپنی آرام گاہ سابق پر رکھ دیئے جہاں خالی جگہ تھی اور ہم نے اسے پھیلا لیا۔

ہماسن میں ہماری آنکھ کھلی تھی جس قسم کے کوہستانی مناظر ہماسن میں دیکھے گئے وہ بیان کے ختم ہونے کو نادی ہے۔ پہاڑوں کی چٹانیں اور کچھ کٹے تھے کہ وقت آ گئے جہاں سے شروع تک کی زمین دامن کوہ ہیں۔ اکثر جھیلیں ... آبادی خال خال۔ کوہستانی علاقہ نہایت ... پر مقامات لشکریوں اور قزاقوں کے واسطے ... چھینیں میں ... ایک قسمت ہو گئے۔ ڈاکوؤں کا مسکن اگر ہو سکتا ہے تو ایسا ہی ہو سکتا ہے۔ مقدور کو مرچوں سے لڑنے میں واقعی بڑی سخت کا سامنا ہوا ہو گا۔ ان پہاڑوں کا تسلسل بعض مقامات پر ایسا غالب ہے کہ چند آدمی ایک بڑی فوج سے مقاومت کر سکتے ہیں۔

پانی بافراط ہر جگہ موجود ہے۔ دو گز پہاڑ بھی کہیں سے کھود ا جائے تو نہایت سرد و صاف اور ٹھنڈا پانی چشموں سے نکلنے لگتا ہے۔

پتھروں میں جا بجا تیشے کے نشان اور انسانی تصرفات زمینیہ کے آثار نظر آتے ہیں مثلاً کہیں سرنگ ہے کہیں مصنوعی غار کسی پہاڑ پر بڑے بڑے گول تراشے ہوئے ٹکڑوں کا ڈھیر چڑھا دیا پہاڑ پر چڑھنے والے حملہ آور پہ گرانے کے لیے فراہم کیا گیا ہے۔ یہ پتھر کہیں کہیں بکھرے ہوئے بھی ہیں جو ایک مرتبہ کام لینے کے بعد شاید پھر اکٹھا نہیں کیے گئے۔ یہ مناظر دیکھنے دیکھتے سے

استقدر آنکھیں مری محو تجلی ہو گئیں
پتلیاں پتھرا کے آخر سنگ مستی ہو گئیں

شام ہوئی۔ آنکھیں شام و دن بھر کی خستگی جہاں پر آمادہ کرنے کی غرض سے لیٹے۔ جاڑا خنک ہو گئی تھی گاڑی کی حرکت سے تھپیڑے مارنے کی قوت بھی زوروں پر ہے۔ ہم سفروں نے تمام و کمال ایک ایک نشان کے کھلے کھڑکیاں بند کر دیں۔ اب گڑگڑاہٹ اور گاڑی کے سناٹے میں تو کچھ ہوئی مگر ہوا کی بار انگیز خوراکوں نے چھوڑ کے دور چلا آئیں لیکن کھڑکیوں نے انکار سے کھڑکیا۔ ... منظر شروع کیا۔ پھر لے جانے کو ...

پانوں ہی کی مثل کرتے تھے وہ ... پایا تو غیب سے بادر ... پچھیوں گرفت ...

قریب ہی ... کیا حال ہو ایک غریب مسافر کا واقعہ ... کی گریڈ!

قصہ مختصر پاہ ... بی جا کا مگر اور ... صبح ہوتے تھے بمبئی میں گاڑی پہنچی تو ہم ادھر ہوئے تھے۔ تمام مناظر جو راستہ میں ... سب پنسل کی لکیر کی طرح رگڑ سے مٹ گئے۔ اپنی ایسی تیسی میں گیا یہ بچاؤ کا ادسا ہے نہ ... بقول مصنف گلزار نسیم بہار ... کا سکن تھا اور ... میں گیا اس کا ... سے جہاں ... میں سرنگ لگائی تھی جہاں ہم ... اپنے ہمسفروں کے سرنگ اڑانے سے کو ... تھے۔

کہنا یہ کہ ان سیاحوں پر ہمیں رحم آتا ہے جو چین کے فرش مکان کی خوبی وہ ہی ... کو چھوڑ کے ہیں۔ لہذا آئندہ جب ہم کسی مکان کی توصیف میں وقت ضائع نہ کریں گے۔ (دوئی ...)

راقم ...

نامہ نگار

القاس منیر

... صاحب ایک ہفتہ سے ... ہیں اخبار ... کے لیے کارٹون تیار نہ ہو سکا مجبوری ہے۔

ایڈیٹر صاحب ... آخر سے باہر تشریف لیگئے ہیں۔ مضامین ... صحیح ہوتے ہیں۔ ... کی حفاظت میں ایک آدھ روز کی تاخیر ہو جائے تو ناظرین معاف فرمائیں۔

ڈاک والے نے فیس رجسٹری میں ایک آنہ ... خریدار صاحبان دہلی۔ پی طلب ... ہیں۔ باقی ... احباب ... اطلاع بھیجا جا چکا ہے ... وصول کر لیں۔ نوٹس ... دہلی ... وی پی ... واپس ہو گا ... آخر ... کا ... چکا ہے ...

[illegible]

مطبوعہ ماہ نومبر ۱۹۲۱ء رجسٹرڈ نمبر اے ۹۴۳ [illegible]

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے پیچ پیچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اوّل کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال سنگیت کے جز و علم پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی ذخیرہ ہا ادھر سری کا نقشہ کتاب کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی ذخیرہ ہا دھرپدیاں اس کتاب میں نے نقل کی گئی ہیں۔ بعض یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ نازبھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادوں کا سرمایہ ناز اسمیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔ ا [illegible] منیجر اودھ پنچ لکھنؤ